عورت کا سایہ پڑنے سے بیمار ہونے کا اعتقاد رکھنا

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1686

تاریخ اجراء: 24شوال المکرم 1445ھ / 03مئی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہمارے گاؤں کی کئی عورتیں یہ کہتی ہیں کہ اگر کسی عورت کو کوئی مخصوص بیماری ہو اور وہ نہا کر گیلے بالوں کے ساتھ نکلے اور اس کا سایہ کسی جانور یا انسانوں پر پڑ جائے، تو وہ بھی بیماری میں مبتلا ہو سکتا ہے، تو ایسا اعتقاد کیسا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عورت کا سایہ پڑنے کی وجہ سے بیمار ہو جانے کی بات بدشگونی کے قبیل سے ہے اور اسلام میں بدشگونی جائز نہیں۔ لہٰذا گیلے بالوں والی بیمار عورت کا سایہ پڑنے سے بیماری کی بدشگونی ہرگز نہ لی جائے۔

نیز یہ بھی ذہن میں رہے کہ بیماری کا اُڑ کر لگنا باطل ہے۔البتہ بیماری کے جراثیم کسی دوسرے کو لگ جانا ممکن ہے اور سائنس بھی یہی کہتی ہے۔ مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی، البتہ اس بیماری کے جراثیم متعدی ہوسکتے ہیں، لیکن بیماری کے جراثیم متعدی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ جس شخص کو یہ جراثیم لگے وہ بیمار ہو گا ہی ہو گا، بلکہ ایک احتمال ہوتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ خواہ جراثیم متعدی ہوں یا نہ ہوں حکمِ الٰہی ہو گا تو ہی بیماری لگے گی۔یہی وجہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جذام کے ایک مریض کے ساتھ کھانا بھی کھایا تاکہ لوگوں کو علم ہو جائے کہ مرض خود بخود اُڑ کر دوسرے کو نہیں لگتا۔البتہ کمزور اعتقاد والوں کو چاہیے کہ وبائی مرض میں مبتلا شخص سے ملنے سے بچیں اور اس سے دور رہیں کیونکہ اگر اسے بھی وہی بیماری ہو گئی تو شیطان وسوسہ ڈالے گا کہ اس سے بیماری اُڑ کر لگی ہے جو کہ باطل عقیدہ ہے، حدیثِ پاک کے برخلاف ایسا وسوسہ آنا بہت خطرناک ہے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:"اہلِ عرب کا عقیدہ تھا کہ بیماریوں میں عقل و ہوش ہے جو بیمار کے پاس بیٹھے اسے بھی اس مریض کی بیماری لگ جاتی ہے۔وہ پاس بیٹھنے والے کو جانتی پہچانتی ہے یہاں اسی عقیدے کی تردید ہے۔موجودہ حکیم ڈاکٹر سات بیماریوں کو مُتَعَدِّی مانتے ہیں: جذام، خارش، چیچک، موتی جھرہ، منہ کی یا بغل کی

بو، آشوبِ چشم، وبائی بیماریاں اس حدیث میں ان سب وہموں کو دفع فرمایا گیا ہے۔ اس معنیٰ سے مرض کا اُڑ کر لگنا باطل ہے مگر یہ ہو سکتا ہے کہ کسی بیمار کے پاس کی ہوا متعفن ہو اور جس کے جسم میں اس بیماری کا مادہ ہو وہ اس تعفُّن سے اثر لے کر بیمار ہو جائے اس معنیٰ سے تعَدِّی ہو سکتی ہے اس بنا پر فرمایا گیا کہ جذامی سے بھاگو لہٰذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں۔ غرضکہ عدویٰ یا تعَدِّی اور چیز ہے کسی بیمار کے پاس بیٹھنے سے بیمار ہو جانا کچھ اور چیز ہے۔" (مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 194، مطبوعہ: لاھور)

امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہو اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اُڑ کر لگ گئی اور اب معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے، یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہو گا۔ ان وجوہ سے شرعِ حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل ایمان بندگان خدا کے لئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔ خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اُڑ کر لگ جائے گی، اسے تو اللہ ورسول رَد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اقول: (میں کہتا ہوں) پھر ازانجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 281-282، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net